۷۔ حضرت حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات: ۱۴یا۲۴ شوال ۲۰۲ھ یا ۲۰۷ھ یا ۲۵۲ھ مدفن: بصرہ عند البعض

حضرت حذیفہ مرعشی، یہ بھی سولہ سال کی عمر میں جمیع علوم سے فارغ ہوگئے۔ جس طرح میں نے بتایا کہ یہ فقراء کے معنی یہ نہ سمجھیں کہ یہ ننگ دھڑنگ ملنگ لوگ، نہ دین دنیا، کسی چیز کا پتہ نہیں، بلکہ بہت بڑے زبردست علامہ ہوتے تھے۔ تحصیل علوم، پہلا کام یہی ہوتا تھا۔ تو سولہ سال کی عمر میں اپنے تمام علوم سے فارغ ہوگئے اور حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے یہ۔ تو ان سے جو چیز ورثہ میں ملی تھی، دیکھتے تھے کہ یہ روزہ ہمیشہ رکھتے ہیں، تو یہ بھی ہمیشہ صائم الدہر، ساری عمر روزہ سے رہے۔

اپنے والد صاحب نور اللہ مرقدہ کی مثال دی تھی کہ ان کے پیر و مرشد اگر ہم نے ان کو دیکھا نہ ہوتا، تو شک ہوتا کہ شاید ویسے ہی لکھ دیا ہوگا۔ ہم نے ان کو آخری عمر میں، جب ان کی عمر اسّی، پچاسی برس کی تھی، تو مکہ مکرمہ میں دیکھا، تو وہ جو بچپن سے ہم سنتے تھے کہ وہ صائم الدہر ہیں، تو ان کو اسی طرح پایا۔ اس عمر میں بھی ان کے اسی طرح روزے جاری تھے۔

اور یہ خواجہ مرعشی صائم الدہر بھی اور پانچ دن کے بعد افطار کرتے تھے۔ صومِ وصال رکھتے تھے۔ آج پورے دن کا روزہ پھر افطار نہیں کیا، پھر روزہ رکھا، پھر افطار نہیں کیا۔ کس قدر مجاہدے ان لوگوں نے کئے۔ اور ایک کام ان کا ہر وقت کا تھا، ہر وقت روتے رہنا۔

گریہ وزاری

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دیکھا میرے والد صاحب کو، حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا رونا۔ ہم نے حضرت مولانا فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ کعبہ کے سامنے ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے ہیں اور آنکھوں سے مسلسل دریا جاری ہے۔ ابھی آپ گزریں، پھر

ایک گھنٹے کے بعد گزر یں گے، دو گھنٹے کے بعد گزر یں گے، تو وہی حال ان کا، رورہے ہیں۔

ان کا کام بھی یہی، تو کسی نے پوچھا کہ حضرت، کسی چیز کی کوئی حد ہوتی ہے۔ سالہا سال سے ہم آپ کو دیکھ رہے ہیں کہ ہر وقت آپ روتے رہتے ہیں۔

فرماتے ہیں کہ ایک آیت مجھے رلاتی ہے۔ قرآن کہتا ہے **فریقٌ فی الجنۃو فریقٌ فی السعیر**، کہ ایک جماعت کی جماعت ساری وہ جنت میں اور ایک جماعت دوزخ میں ہوگی۔ کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ پتہ نہیں میں کدھر ہوں گا۔ الٰہی! تو یہ آیت مجھے رلاتی ہے ہر وقت۔ اسی کا مراقبہ، ساری عمر کے لئے ایک آیت کا مراقبہ ان کے لئے کافی ہوگیا۔ ہم سارا قرآن پڑھ جاتے ہیں، مگر کہیں کوئی اثر نہیں ہوتا، کسی آیت کا اثر نہیں لیتے، کوئی عبرت نہیں ہوتی۔

انہوں نے پوچھا کہ حضرت، کیوں روتے ہیں؟ تو فرمایا کہ یہ آیت رلاتی ہے۔ کسی نے غلطی سے چھیڑ دیا اور کہہ دیا، پوچھ لیا کہ حضرت! پھر آپ تو صاحبِ سلسلہ ہیں۔ آپ تو اتنے ہزاروں کو بیعت کرتے ہیں جو بیعت کے لئے آتے ہیں، تو پھر آپ ان کو بیعت کیوں کرتے ہیں جب آپ کو اپنا خود پتہ نہیں؟

یہ سننا تھا، آہ کی، بے ہوش ہوگئے۔ اتنا اثر ہوا اس شخص کے پوچھنے کا کہ مجھے خود اپنا پتہ نہیں اور میں بیعت کیوں کر رہا ہوں؟ تو اب انہوں نے تو کوئی جواب نہیں دیا، زبان کو بند رکھا، اس شخص کے سوال کا جواب دینے کے بجائے چپ سادھ لی اور وہ ساتھ ہی بے ہوش ہوگئے۔

ولکن تعمی القلوب

یہاں بھی میں نے بتایا کہ غیب سے آواز آتی ہے

بطواف کعبہ رفتم بحرم رحم نہ دادند

آوازیں آتی تھیں۔ ابھی بھی آواز دیتے بھی ہوں گے ہمیں، لیکن یہ سب ڈاٹ کان میں ہم نے بھر لی ہے گناہوں کی۔ کوئی چیز سامنے کی نظر نہیں آتی، فرشتے ہیں، اتر رہے ہیں، رحمتیں ہیں،

کوئی چیز نظر نہیں آتی، ہمارے دل اندھے ہو گئے۔

وہ بزرگ فرماتے ہیں

بطوافِ کعبہ رفتم بحرم رحم نہ دادند
بیرونِ در چہ کردی کہ درون خانہ بیائی

میں جا رہا تھا مکہ مکرمہ کہ جا کر طواف کروں گا، تو کہتے ہیں معروف راستہ، مگر میں کھویا گیا، راستہ ہی نہیں مل رہا۔ کہتے ہیں کہ ایک آواز آ رہی ہے، ادھر سے جاتا ہوں، اُدھر سے جاتا ہوں، تو ایک ہی آواز

بطوافِ کعبہ رفتم بحرم رحم نہ دادند
بیرونِ در چہ کردی کہ درون خانہ بیائی

کہ حرم کے باہر رہ کر تم نے کیا کیا دھندے کئے ہیں کہ پھر اندر بھی آتے ہو، کس منہ سے آتے ہو؟ تو جب یہ بے ہوش ہو گئے اور جواب نہیں دے سکے، کوئی جواب نہیں دیا۔

کہتے ہیں فوراً آسمان سے آواز آئی، اللہ تبارک وتعالی کی طرف سے آپ کو جنت کی بشارت ہے۔ ان کو کہہ دیجئے سننے والوں کو کہ اللہ تبارک وتعالی کی طرف سے آپ کے لئے جنت کی بشارت ہے۔

اللہ تعالی کی طرف سے آسمان سے آواز آپ نے سنی، سارے مجمع نے سنی اور اس کی اتنی شہرت ہوئی کہ ہزاروں آدمی اس قصہ کی وجہ سے اسلام لائے۔ ہر شخص پوچھتا تھا کہ آپ بھی موجود تھے وہاں؟ کہا ہاں، قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم نے آسمان سے یہ آواز سنی۔ تو کہتے ہیں ہزاروں آدمی اس قصہ کی وجہ سے اسلام میں داخل ہوئے۔

جب یہ بزرگ پہنچتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں، اور صلوٰۃ وسلام عرض کرتے ہیں، تو پھر وہاں بھی جو آواز یہاں آئی تھی، اس کے ایک مدت کے بعد جب وہاں دربارِ نبوی میں حاضری ہوتی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے جواب کے ساتھ ارشاد فرماتے ہیں

انتَ معی فی الجنّة، اللہ نے جوفرمایا کہ جنت ملے گی، جنت بھی وہ ملے گی جہاں میں ہوں گا، میرے ساتھ تم جنت میں ہوں گے۔۔اللہ اکبر!